حصہ (دوم)

سوال نمبر 2 (الف) (i) **جواب :-** Q. No. 2 a. (i)

ترجمہ :- اُس دن ہر کوئی جان لے گا جو اُس نے آگے بھیجا اور جو اُس نے پیچھے چھوڑا۔ اے انسان تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا ہے۔ وہ کہ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا اور پھر جس شکل میں اُس نے چاہا جوڑ دیا۔

سوال نمبر 2 (الف) (ii) **ترجمہ :-** (یہ لوگ ہیں) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے، اور لوگوں کو نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور مومنوں کو خوشخبری دے دو۔ Q. No. 2 a. (ii)

سوال نمبر 2 (ب) (i) **مفہوم :-** اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اس لیے ہم نے تمہیں مختلف قومیں اور قبیلے بنایا ہے۔ اور تم میں اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو پرہیزگار ہے۔ اور اللہ ہر کسی کو خوب جاننے والا خوب باخبر ہے۔ Q. No. 2 b. (i)

حصہ (دوم)

Q. No. 2 b.(ii) سوال نمبر 2 (ب) (ii)

مفہوم:- اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ نیکی صرف اس کا نام نہیں ہے کہ تم مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیر لو۔ بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر اور کتابوں پر اور نبیوں پر۔

Q. No. 2 c.(i) سوال نمبر 2 (ج) (i)

جواب:- سمگلنگ سے مراد ایسے زرائع یا مال جس کا اپنے وطن کو ضرورت ہو دوسرے وطن کو خفیہ پہنچائے صرف ناجائز روزی کمانے کے لیے اسے سمگلنگ کہتے ہیں۔

Q. No. 2 c. (ii) سوال نمبر 2 (ج) (ii)

جواب:- خطبہ حجۃ الوداع کے موضوعات:- کعبے کی حرمت، خواتین کے ساتھ مساوی سلوک، مسلمانوں کے مال، جان اور اعزاز کا احترام۔

Q. No. 2 c. (iii) سوال نمبر 2 (ج) (iii)

جواب:- قریش کی خواتین نے بھی غزوہ بدر میں حصہ لیا۔ انھوں نے مسلمانوں کی لاشوں کے کان اور ناک کاٹ کر انتقام لیا۔

Q. No. 2 c. (iv) سوال نمبر 2 (ج) (iv)

جواب:-

ترجمہ:- وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے سیر ہو کر رات گزاری اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہا۔

Q. No. 2 c. (v) سوال نمبر 2 (ج) (v)

جواب :- مدینہ منورہ پہنچ کر آپؐ نے
مہم مسجد کی تعمیر تھی جس کے لیے زمین حاصل
کی گئی - قیمت حضرت ابو ایوب انصاری نے
ادا کی - یہی مسجد نبوی ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے
تقویٰ پر رکھی گئی -

Q. No.2(d).(Page 1) سوال نمبر2(د)(صفحہ1)

جواب :-

ترجمہ :- تمھاری جان اور تمھارا مال تم پر حرام ہیں۔

تشریح :- اسلام میں نہ مسلمان کو قتل کرنا حلال ہے اور نہ اُس کا مال بغیر اجازت لینا جائز ہے۔ جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کو جان بوجھ کر قتل کرے اُس کا گھر دوزخ ہے۔ اسی طرح کسی مسلمان کا مال ڈاکے، خیانت، چوری وغیرہ سے حاصل کرنا حرام ہے۔

ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی جان کا بھی احترام کرے اور مال کا بھی۔ اور یہ بھی دیکھے کہ اگر کوئی دوسرا مسلمان بھائی کی جان یا مال کے پیچھے پڑا ہے اُسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اور مسلمان بھائی کو اس سے آگاہ کرنا چاہیے۔ حضرت محمدؐ نے اپنے آخری خطبے حجۃ الوداع میں بھی اسی حقیقت کو تمام صحابہ اکرمؓ کے سامنے رکھا اور فرمایا۔ ترجمہ :- تمھاری جان

Q. No. 2 (d). (Page 2) سوال نمبر 2(د) (صفحہ 2)

تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اس طرح قابلِ احترام ہیں جس طرح یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ قابلِ احترام ہے۔

عملی زندگی سے تعلق:۔

اس حدیث کا ہماری عملی زندگی سے بہت گہرا تعلق ہے۔ ہمیں بھی آپ ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں اپنے مسلمان بھائیوں کی جان کا بھی احترام کرنا چاہیے اور مال کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ اس سے معاشرے میں بھلائی جنم لیتا ہے۔

Q. No. 2 e. سوال نمبر 2(ہ)

جواب:۔

جملہ اسمیہ:۔ جملہ اسمیہ کے مسند الیہ اور مسند اسم ہوتے ہیں اور اس کے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر بھی کہتے ہیں۔

مثال:۔ احمد بہادر ہے۔

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1)

جواب:-

ختم نبوت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:- "نہیں ہیں محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے"۔

نبوت و رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰؑ تک پہنچا تھا حضرت محمدؐ پر ختم ہوا۔ آپؐ سے پہلے انبیاء کرامؑ کی نبوت و رسالت اور تبلیغ کسی خاص علاقے یا ملک کے لیے تھی۔ لیکن آپؐ کی تعلیمات پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے ہے۔

آپؐ پوری دنیا کے لیے "بشیر" اور "نذیر" بن کر تشریف لائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیغام مکمل اور محفوظ شکل میں پوری دنیا تک پہنچایا۔ آپؐ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ خاتم عربی میں اس مہر کو کہتے ہیں جو لفافے پر اس لیے لگائی جاتی ہے کہ اس میں کوئی نئی بیشی نہیں ہو گی۔ اس طرح آپؐ کے بعد بھی کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2) آپ نے خود اس حقیقت کو کیوں بیان کیا ہے؟

"میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک شخص کی طرح ہے۔ جس نے ایک گھر بنایا پھر اسے خوبصورت کیا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں قیمتی ثبوت کی وہی آخری اینٹ ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

آپ سے پہلے بہت سے نبی اور رسول آئے مگر آج دنیا اُن میں سے اکثر کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہے اسی طرح قرآن مجید سے پہلے بہت سی کتابیں نازل ہوئی تھیں آج اُن میں اس قدر ردوبدل ہو گئی ہے کہ وہ اپنی اصل صورت میں باقی نہیں۔ قرآن مجید کا ایک ایک حرف محفوظ ہے کیونکہ اس کی ذمہ داری خود اللہ نے لی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جس چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی اُسے مٹا دیا جاتا ہے اور جس کی ضرورت ہوتی ہے اُسے باقی رکھا جاتا ہے۔ آپ کی تعلیمات کو باقی رکھا گیا۔ آپ سے پہلے کی تعلیمات اب تک باقی نہیں ہیں۔ **آپ نے فرمایا:** میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

جواب:-

عفت وحیا

اللہ تعالیٰ نے انسان میں اپنے وجود کو برقرار رکھنے اور پیدائش و افزائش کے لیے جو حیوانی خواہشات اور نفسانی جذبات رکھ دیے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انہیں انہیں کے ذریعے جائز اور ناجائز میں فرق بتا دیا ہے۔ روح اور جسم دونوں آپس میں لازم ہیں اور دونوں کی مناسب توجہ دینا انسان کا فرض ہے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ انسان حیوانوں کی طرح کھا پی کر زندگی گزارے۔ اسلام تو صرف یہ چاہتا ہے کہ انسان اپنے نفسانی جذبات کو عقل و دین کے ماتحت رکھ کر زندگی بسر کرے۔

جو انسان اس طرح کرتا ہے کہ نفسانی خواہشات کو عقل و دین کے مطابق رکھ کر زندگی بسر کرتا ہے تو اسے "عفت والا" کہتے ہیں۔ اور جب کوئی انسان نشائستہ کاموں سے خوفِ خدا کے جذبے کے تحت گریز کرتا ہے تو اسے "حیادار" کہتے ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:- "حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں جب ان میں سے ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔"

جب آپ دیکھیں کہ اگر آدمی کوئی ایسا کام جو اس کے

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

شایانِ شان نہیں کرنے سے گھبراتا نہیں ہے
تو سمجھو کہ اس میں حیا باقی ہے لیکن اگر تم دیکھو
کہ آدمی ایسا کام جو کرنے سے گھبراتا نہیں ہے تو
اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

آپ کا ارشاد ہے: "جب تم میں حیا نہ ہو
جائے تو جو چاہے کرتا پھر۔

حیا کے تین مراتب ہیں:

1) احکام و امر الٰہی کی پابندی، اللہ سے ڈرنا، نفسانی خواہشات پر قابو پانا اور موت کو یاد رکھنا۔
2) دوسروں کو ایذاء نہ پہنچانا۔
3) خود تنہائی میں اپنے آپ سے حیا کرنا۔

ایک اور جگہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"فحش جس چیز کے ساتھ لگتا ہے اُسے عیب دار بنا دیتا ہے اور حیا جس چیز کے ساتھ لگتی ہے اُسے زینت دے دیتی ہے۔"

صحابہؓ سے روایت ہے کہ:

آپ پردہ نشین اور باحیا عورتوں سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔ اگر کوئی بے حیائی کی بات سنتے تو اس کا احساس آپ کے چہرے سے ہو جاتا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا تھا۔

آپ کا ارشاد ہے: حیا ایمان کا جزو ہے اور ایمان والے جنت میں ہوں گے اور بے حیائی کا تعلق ظلم سے ہے اور ظالم جہنم میں جائے

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

جواب:-

نبی ﷺ کی بچوں پر شفقت

آپ ﷺ بچوں سے بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔ اگر سواری پر جا رہے ہوتے تو انہیں پیچھے بٹھا لیتے۔ اور اگر راستے سے جاتے ہوئے بچے آپ کے دامن سے لپٹ جاتے تو آپ رُک جاتے اور انہیں بوسہ دیتے۔ اور مجلس میں اگر کوئی نیا میوہ آتا تو آپ حاضرین میں سب سے کم عمر بچے کو دیتے۔ آپ کی محبت صرف مسلمان بچے تک نہ تھی بلکہ کافروں کے بچے سے بھی بہت محبت کرتے تھے۔ ایک جنگ میں مشرکین کے کچھ بچے چھپٹ میں آ کر مارے گئے تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ آپ نے فرمایا

"خبردار کسی کو ناحق قتل نہ کرو۔"

آپ کی بچوں کے ساتھ محبت مثالی تھی۔ اور آپ بچوں سے حد درجہ محبت کرتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی بچے کے ساتھ سختی رویہ اختیار نہیں کیا۔ اور دوسروں کو بھی حکم دیتے تھے کہ بچے کے ساتھ رحم سے پیش آئو۔

رزق کمانے کے ناجائز ذرائع

جہاں رزق کمانے کے جائز ذرائع بے شمار ہیں وہاں ناجائز بھی ہیں جس سے کمایا ہوا رزق حرام بن جاتا ہے۔

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

1) **سود** :- سرمایہ دارانہ نظام میں سود بھی روزی کمانے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسلام کی نگاہ میں یہ غلط اور ناجائز ہے۔ اور اس سے کمایا ہوا رزق بھی حرام ہے۔

2) **جوا** :- آج کل جوا بھی روزی کمانے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ جوے میں جو ہارتا ہے وہ جیتنے والے کے خلاف غلط جذبات رکھتا ہے اور جو جیتتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ رقم اس کی نہیں ہے ایک نہ ایک دن یہ کسی اور کے پاس چلی جائے گی۔ یوں جوا ہار کبھی خوشحالی کا منہ نہیں دیکھتا۔

3) **گداگری** :- یہ بھی روزی کمانے کا ایک مقبول پیشہ بن گیا ہے۔ ہاتھ سے کمانے کے بجائے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے روزی کمائی جاتی ہے لیکن یہ ناجائز ذریعہ ہے۔ آپ نے فرمایا "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

4) **رشوت** :- رشوت کے معنی ہیں اس رقم یا چیز جو کسی کا جائز یا ناجائز کام کرنے کے صلے میں لیتے ہیں۔ جائز کام کرنا حلال ہے مگر اس کا صلہ لینا حرام ہے اور ناجائز کام کرنا حرام ہے اور اس کا صلہ لینا بھی حرام ہے۔ یوں اس سے کمایا ہوا رزق بھی حرام کہلاتا ہے۔